

# ناشر کا مراسلہ قارئین کے نام



**اسپلین** کا یہ شمارہ تم نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدور اور بالخصوص ۲۰۰۵ء میں صدر

بارک اوباما کیلئے وقت کیا ہے۔ میرے خالی میں اس پر کوئی صحافی نہیں ہوتی چاہے۔

جنوری ۲۰۰۷ء کو امریکہ میں اقتدار کی پختگی کھل ہوئی۔ ایک بہت بیسی اور شدید انتخابی ہم کے بعد سے تین انتخابیں کا قیام عمل میں آگیا۔ ہمارے اولین صدر جارج واشنگٹن کے انتخاب کے بعد سے اب تک کے ۲۰۰۷ء میں امریکہ میں اس روایت کا احرازم کیا جاتا رہا ہے اور نہ صرف امریکیوں اور ہندوستانیوں بلکہ پوری دنیا کے عالم نے تھے صدر کو بیک وقت درجہ بیش بہت سے چیلنجوں پر راستے زندگی کی ہے اور ان کی کامیابی کیلئے یہ تنہ اس کا اعتماد کیا جائے۔

یہ یوم انتخاب اس لحاظ سے بھی غیر معمولی تھا کہ بارک اوباما امریکہ کے پہلے افریقی امریکی صدر منتخب کئے گئے ہیں۔ ان کے انتخاب کا جائز و قومی سلسلہ پر منایا گیا کیونکہ اسی کے ساتھ یہ سوال پوچھنے کا سلسلہ ستم ہوا کیا کہ کیا امریکی ہاشمی شریعت کیا ہے؟ اب یہ سوال کوئی نہیں پوچھتا ہے اور ہمیں امید ہے کہ بہت جلد لوگ اس پر جوست کریں گے کہ یہ سوال پوچھا جائی کیونکہ جو انتخاب کی تقریب پر یہیں وہی کیتیں اُنکے ساتھ اس کا جواب آگیا۔

اس موقع پر تاریخ کی ایک گونج بھی سنائی دیتی ہے۔ ابھی صرف ۲۰۰۳ء میں اپنی بات ہے جب امریکہ میں شعلی مسادات کا خواب دیکھنے والے شہری حقوق کے لیے دارالفنون لوحرنگ کی جو نیزتے یہ سوال یا تھا کہ کیا ہمارے پیش کے لئے یہ مکن ہو گا کہ ”ان کو ان کی جلدی رنگت سے نہیں بلکہ ان کے کروڑ کی عظمت سے پچھا جائے۔“ صدر اوباما کے انتخاب کا جائز اس دن منایا گیا جس سے ایک دن پہلے مارش لوحرنگ کی جو نیزتی کی ۸۰ ویں سالگرد یاد میں تو تحمل منای گئی تھی۔

صدر اوباما کا انتخاب صدر ابراهیم علی کے ۲۰۰۰ء میں یہی سوال سے محض چند لمحے پہلے ہوا۔ ابراہیم علی نے امریکہ کو ایک زیادہ کھلی یوں نہیں بنانے کی چدید جہالت ملک سے فنا کی خاتمہ کیا تھا۔ اپنے انتخاب میں صدر بارک اوباما نے عہدے کا حلف اُنہیں لفظوں میں لیا ہے جن لفظوں میں جارج واشنگٹن اور ان کے بعد سے اب تک کے تمام صدور نے حلف لیا ہے۔ انہوں نے اسی پائل پر باخور رکھا جس پر باخور کر کر صدر ابراهیم علی نے حلف لیا تھا۔

یہاں ہندوستان میں جنوری میں ہم نے بھی دہلی کے چانکے پوری میں امریکی سفارت جاتانے کی خدمات کے ۵۰ سال پورے کئے۔ ایلوہڈا دری اسنوں نے سفارت جاتے کی اس پر بھی چدید عمارت کا ذبح اُن تیار کیا تھا۔ اس زمانے میں اسے فنکاری کا ایک تھوڑا قرار دے کر اس کی تحریف بھی کی گئی تھی اور بعد ازاں واشنگٹن ڈی سی میں جان ایف کینیڈی میسٹر فارم پر قارہ میگ آئی تھی اسی ماذل پر ہوتی تھی۔

پوری میں ہم لوگ مارش لوحرنگ کی جو نیزت کے درود ہندی ۵۰ ویں سالگرد کا جائز ہے اسی میں ہیں۔ اس وقت انہوں نے اپنے اس سفر کو ایک نئی یا ترا قرار دیا تھا۔ ہندوستان کی جگل آزادی میں موہن داں کے گاندھی کی حیات اور خدمات کا مطالعہ کرنے کیلئے آئے تھے۔ انہوں نے اسے نہ صرف اپنایا بلکہ امریکہ میں شہری آزادی کی تحریک میں اس کا مہم استعمال بھی کیا۔ اپنے درود میں کے دروازے مارش لوحرنگ تے کہا۔ امریکہ کا مقدر ہندوستان کے مقدار سے اور ہر کسی قوم کے مقدار سے وابستہ ہے۔ ”ہم لوگ اس میں تھے جیسے اور اس شمارے میں مارش لوحرنگ کی جو نیزت کے ہندوستان کے سفر میں متعلق ہر اتفاقی تصویریں اور درود ایک نوٹ کا ایک حصہ ہیں۔“

صدر اوباما نے کہا ہے کہ وہ بھی گاندھی کو اپنے لئے ایک بیمارا نہ تو رقصوں کر جئے ہیں کیونکہ بتول صدر اوباما ”گاندھی اس حرم کی تبدیلی کی تھیں ہیں کہ تبدیلی اس وقت آتی ہے جب ”معمولی لوگ“ مدد ہو کر غیر معمولی کام کر جاتے ہیں۔“ جب تک ہمیں مل پر صدر اوباما کا سرکاری فون کو رافٹ نہیں مل جاتا جب تک ہم صدر کی ایک ایکی تصویر استعمال کریں گے جس میں وہ اپنے سابق سینیٹ افس میں نظر آ رہے ہیں اور ان کے پیچھے ابراہیم علی، لیکن اور جماں گاندھی کی تصویریں دیوار پر لگتی ہیں۔

”اعین“ کے اسی شمارے میں ہم صدر ابراهیم علی اور یہ انتخاب کی روایتوں اور اس میں ہونے والی تبدیلیوں پر رچا درماء کے مفہومی بھی شامل کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ گذشتہ شمارے کے صدارتی کوئز کے جوابات پر نظر ڈالنے اور امریکی صدور کے پارے میں دلپڑ حقائق سے بھی واقعہ ہوں۔ دلبلا جگل کا کاتی کا ایک فیچر ۵۰ سال پہلے شامل اشاعت ہے۔ اسی شمارے میں ہم نے لاوزس گھاسکو کا ایک ضمون بھی شریک اشاعت کیا ہے جس میں اس پر بروئی ڈائی گئی ہے کہ اس طرح ہمارے تھے صدر نے پوری دنیا میں مجبول عام گیتوں کیلئے موسیقاروں کو تحریک پختی۔

لیکن ”اعین“ کے اس شمارے میں اور بھی بہت کچھ ہے۔ آپ بھجوت گیتا پر بھی ایک نئے امریکی اوچا کے پارے میں پڑھ سکیں گے۔ صحت کی وجہ بحال کے شبیہ میں نئی اخراجات کے پارے میں بھی اور کسی فوری یا کے سلطوں کے قریب سیکھ کیجیا جائے پر ماحصل ہوتے والی خوشیوں کے پارے میں بھی۔ جو ہندوستانی کوچیوں کے ہاتھ کی ٹھیک ہم ہندوستانی روایت سے خوش ہوتے ہیں وہ یہ جان کر مزید توشی ہوں گے کہ امریکیوں نے بھی اس فن کو اپنایا اور اپنے لوحرنگ سے اس کو بہتر بنانا کو دیکھا کہ سے یہ اکٹھی میز زیم تیار کیا ہے۔ دیکھا جائے کہ آپ کو یہ چیزیں کیسی لگتی ہیں۔

جعفر علی

(لبری شوارن)